تلاش

عبدالکمال خان

عبدالکمال خان کا تعلق ممبئی سے ہے۔ ان کے بہت سے طنزیہ اور مزاحیہ ڈرامے بچوں کے رسالوں میں شائع ہو چکے ہیں۔
اس ڈرامے میں ممبئی شہر کے ایک علاقے کا ذکر ہے جہاں ایک دیہاتی کسی شخص کا پتا پوچھ رہا ہے۔ لوگ اس کی رہنمائی نہیں کرتے جس کے سبب وہ پریشان ہو جاتا ہے۔

کردار :
دیہاتی ، چشمے والا ، نوجوان ، موٹا شخص ، سیب والا ، پان والا

(پردہ اُٹھتا ہے)

(پردہ اُٹھتے ہی اسٹیج کے ایک طرف ایک پان والے کی دکان دِکھائی دیتی ہے۔ ایک دیہاتی جھولا لٹکائے حیران اور پریشان اِدھر اُدھر دیکھ رہا ہے)

دیہاتی : (زور سے بڑبڑاتے ہوئے) نہ جانے کہاں آ کر پھنس گیا ہوں۔ کوئی ڈھنگ کا آدمی ملتا ہی نہیں، سب اپنے کاروبار میں اُلجھے ہوئے ہیں۔ آخر کس سے پوچھوں؟

(ایک شخص چشمہ لگائے ہوئے سامنے سے گزرتا ہے)

دیہاتی : (آواز لگاتے ہوئے) بھائی صاحب! کیا آپ میری بات سنیں گے؟

چشمے والا : (غصّے سے دیہاتی کی طرف دیکھ کر) کیوں نہیں! کیا میں بہرا ہوں جو نہیں سنوں گا؟

دیہاتی : (کچھ گھبرا کر) جی نہیں..... میرا مطلب یہ نہیں تھا۔

چشمے والا : تو پھر کیا مطلب تھا تمھارا؟

دیہاتی : جی، میں آپ سے ایک پتا پوچھنا چاہتا ہوں۔

چشمے والا : پتا پوچھنے کے لیے کیا میں ہی ملا ہوں تمھیں؟ کیا میں کوئی پوسٹ مین ہوں؟

دیہاتی : معاف کرنا بھائی، غلطی ہو گئی۔

(چشمے والا بڑبڑاتا ہوا چلا جاتا ہے۔ دیہاتی پھر اِدھر اُدھر دیکھنے لگتا ہے)

دیہاتی : یہ تو چلا گیا، اب کیا کروں؟

(سامنے سے ایک نوجوان کان میں ایئر فون لگائے ہوئے آتا ہے)

دیہاتی : اس نوجوان سے پوچھتا ہوں۔ پڑھا لکھا معلوم ہوتا ہے۔ (زور سے پکارتا ہے) اے بھائی، ذرا سننا تو.....

نوجوان : (ایئرفون کو کان سے ہٹا کر) کیا ہے؟

دیہاتی : بھائی، مجھے کچھ پوچھنا ہے۔

نوجوان : پوچھیے .... جلدی پوچھیے ۔ میری ٹرین کا وقت ہو رہا ہے۔

دیہاتی : بھائی .... میں مرزا شرف الدین سے ملنے آیا ہوں ۔ وہ .....

نوجوان : کون شرف الدّین ..... وہ ڈاڑھی والے؟

دیہاتی : نہیں .... اُن کے ڈاڑھی نہیں ہے۔

نوجوان : کیا اُن کا سر گنجا ہے؟

دیہاتی : جی نہیں ....

نوجوان : اُن کا کچھ اتا پتا .....؟

دیہاتی : (سوچتے ہوئے) پتا .... کیا نام ہے اُس جگہ کا .... کوئی واڑی ہے۔

نوجوان : آپ سوچتے رہیے۔ میری گاڑی چھوٹ جائے گی۔ (چلا جاتا ہے)

دیہاتی : یا خدا! اب کس سے پوچھوں؟ (پریشان ہو کر اِدھر اُدھر دیکھتا ہے)

(اتنے میں ایک موٹا شخص مونچھوں پر تاؤ دیتے ہوئے دیہاتی کے سامنے سے گزرتا ہے)

دیہاتی : (موٹے شخص کے قریب جا کر) بھائی صاحب ذرا رُکیے۔ (موٹا شخص رُک جاتا ہے)

(دیہاتی سر اُٹھا کر) شکر ہے خدا! ایک شریف آدمی تو ملا۔ اسی سے پوچھتا ہوں۔ جناب .....

موٹا شخص : (غصّے سے دیہاتی کو گھور کر) کیا کہا؟ شریف آدمی ..... اپنے آپ کو بہت عقلمند سمجھتے ہو؟ طنز کر رہے ہو مجھ پر؟

دیہاتی : آپ غلط سمجھ رہے ہیں۔

موٹا شخص : (اور بھی غصّے سے) میں غلط سمجھ رہا ہوں؟ گویا میں بے وقوف ہوں اور آپ صحیح فرما رہے ہیں؟

دیہاتی : افوہ! آخر .....

موٹا شخص : (آنکھیں نکال کر) افوہ! ایک تو دوسروں پر طنز کرتے ہو اور 'افوہ' بھی کرتے ہو۔

دیہاتی : اچھا جناب، معاف کیجیے۔

موٹا شخص : (اُچھل کر) معاف کیجیے! معاف کیجیے؟ پہلے میری بے عزّتی کی اور اب کہتے ہو، معاف کیجیے ..... یہاں بھکاری سے کہتے ہیں معاف کرو۔ کیا میں تمھیں بھکاری لگتا ہوں؟

دیہاتی : اے خدا! نہ جانے کہاں پھنس گیا ہوں۔

موٹا شخص : (گھورتے ہوئے) پھنس گیا ہوں ..... کیا میں نے تمھیں پھنسایا ہے .....؟

دیہاتی : (دونوں کان پکڑ کر) بھائی غلطی ہوگئی .....!

موٹا شخص : (بڑبڑاتا ہے) پتا نہیں کہاں کہاں سے چلے آتے ہیں۔ (جاتا ہے)

دیہاتی : چلا گیا؟ چلو جان چھوٹی ..... مگر کیا کروں؟ عجیب لوگ ہیں یہاں کے۔ اب کس سے پتا پوچھوں؟ (سامنے دیکھتا ہے جہاں ایک شخص سیب سے بھری ٹوکری لیے بیٹھا زور زور سے چلّا رہا ہے) چلو اب اسی سے پوچھتا ہوں۔ (سیب والے کے پاس جاتا ہے) بھیّا سیب والے!

سیب والا : سو روپے کلو۔ ایک پیسہ کم نہیں۔

دیہاتی : بھیّا، مجھے سیب نہیں چاہیے۔ کچھ پوچھنا ہے۔

سیب والا : اچھا چلو اسّی روپے سے دیتا ہوں مگر اب ایک پیسہ کم نہیں کروں گا۔

دیہاتی : لیکن مجھے .....

سیب والا : بس جو کہہ دیا، کہہ دیا۔ (چلّانے لگتا ہے) سو روپے کلو، سو روپے کلو۔

دیہاتی : بھائی سیب والے، مجھے ایک جگہ کا پتا چاہیے۔ ذرا مہربانی کرکے .....

سیب والا : معاف کرنا اپنے دھندے کا ٹائم ہے۔ اپنے کو فرصت نہیں، بعد میں آنا۔ سو روپے کلو سیب! سو روپے کلو!

(دیہاتی واپس آکر پھر اسی جگہ کھڑا ہو جاتا ہے۔ سامنے پان والا بار بار اس دیہاتی کو دیکھتا ہے پھر اپنے کام میں لگ جاتا ہے)

دیہاتی : (بڑبڑاتے ہوئے) ایسا لگتا ہے دوبارہ گاؤں واپس جانا پڑے گا۔ یہاں آئے تھے نوکری ڈھونڈنے کے لیے

....واہ! یہ کوئی شہر ہے.......اور یہاں کے لوگ.......!

(اچانک سامنے نظر پڑتی ہے۔ پان والا اسے اشارے سے بلا رہا ہے۔ دیہاتی فوراً وہاں پہنچتا ہے)

پان والا : کیوں بھائی، کسے ڈھونڈ رہے ہو؟ بہت دیر سے دیکھ رہا ہوں۔ کچھ پریشان سے نظر آتے ہو۔ کیا بات ہے؟

دیہاتی : (اُداسی سے) کیا بتاؤں بھائی؟ بڑی دیر سے ایک ایک سے پتا پوُچھ رہا ہوں۔ عجیب لوگ ہیں یہاں کے، کسی کی سنتے ہی نہیں۔ میں اپنے گاؤں سے آیا ہوں۔ بڑی مشکل سے ٹکٹ کا پیسہ حاصل کیا تھا مگر........

پان والا : کس جگہ کا پتا چاہیے؟

دیہاتی : (سوچنے لگتا ہے) ارے، کیا نام تھا۔ اُفوہ! دیکھو، بھُول گیا۔ کوئی اچھّا سا نام تھا کسی ترکاری پر.... بیگن.... نہیں... آلوُ... پیاز... آخر....؟

پان والا : کہیں گاجرواڑی تو نہیں؟

دیہاتی : (اُچھل جاتا ہے) ہاں ہاں، بالکل یہی نام ہے اس جگہ کا۔

پان والا : تو بھائی! جہاں تم کھڑے ہو، وہی گاجرواڑی ہے۔

دیہاتی : (آنکھیں پھاڑ کر) کیا؟ یہی؟ یعنی؟ (دیہاتی دونوں ہاتھوں سے سر پکڑ لیتا ہے)

پان والا : ارے بھائی کیا ہوا تمھیں؟ طبیعت تو ٹھیک ہے؟

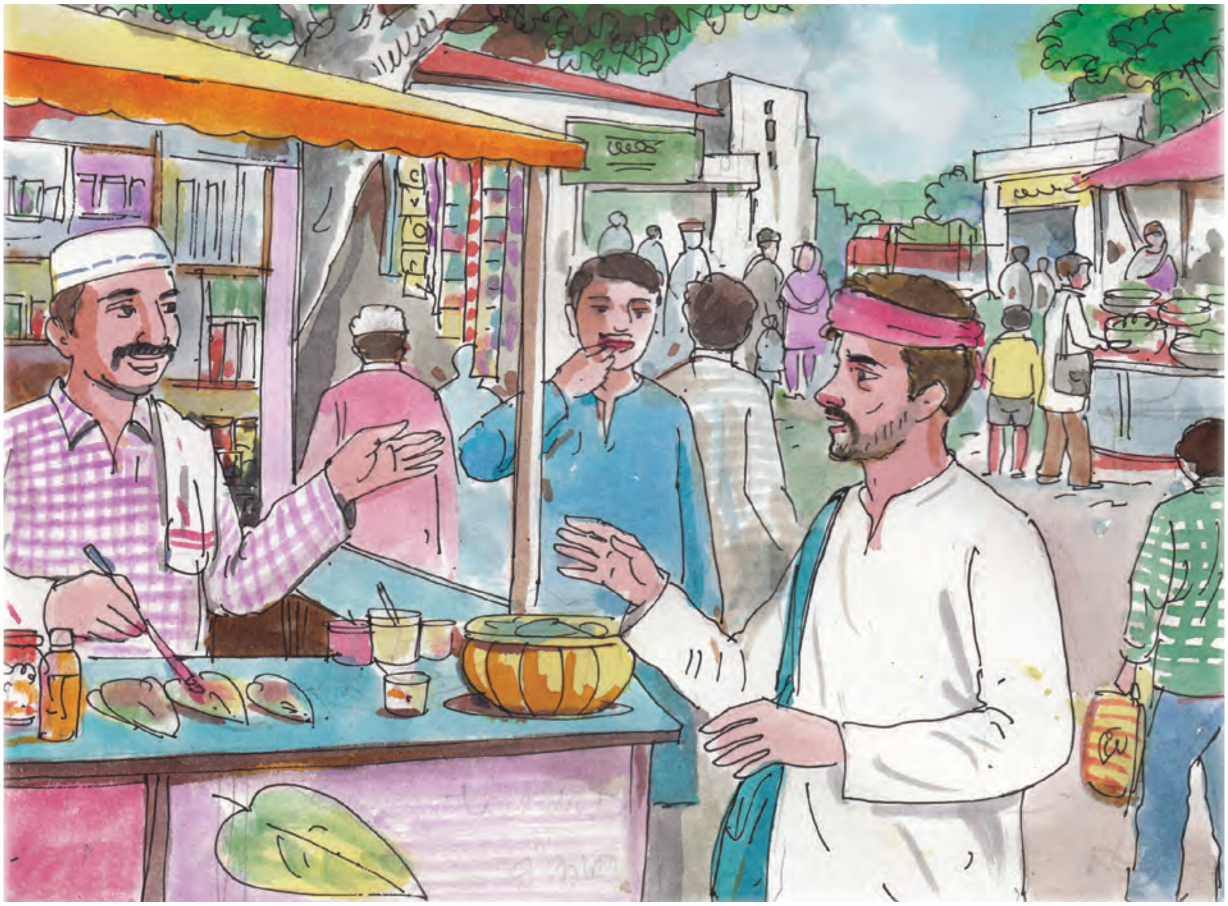

دیہاتی : (سنبھل کر) اگر یہی گاجرواڑی ہے تو..... یہاں صرف ایک تمھاری ہی پان کی دکان نظر آ رہی ہے... کہیں تم.....

پان والا : کیوں؟ آخر کیا بات ہے؟ تم کون ہو؟

دیہاتی : میرا نام کریمو ہے۔ تم شرفو تو نہیں؟

پان والا : ارے بالکل! میرا نام شرفو ہے۔ کیا تمھیں رحیم چاچا نے بھیجا ہے؟ انھوں نے مجھے فون کیا تھا کہ تم آنے والے ہو۔

دیہاتی : ارے، شرفو تم..... (دونوں خوشی سے ایک دوسرے سے گلے ملتے ہیں)

(پردہ گرتا ہے)

****

جان چھوٹنا - چھٹکارا پانا، پیچھا چھوٹنا

آنکھیں پھاڑ کر - حیرت سے

مشق

ایک جملے میں جواب لکھیے۔

۱۔ دیہاتی کی ملاقات پہلے کس سے ہوتی ہے؟

۲۔ دیہاتی نے چشمے والے کو کیوں روکا؟

۳۔ نوجوان کان میں کیا لگائے ہوئے تھا؟

۴۔ دیہاتی نے نوجوان کے بارے میں کیا اندازہ لگایا؟

۵۔ نوجوان کو کس بات کی جلدی تھی؟

۶۔ موٹے شخص کے بارے میں دیہاتی نے کیا سوچا؟

۷۔ دیہاتی کس سے ملنا چاہتا تھا؟

۸۔ دیہاتی کو اشارے سے کس نے بلایا؟

۹۔ دیہاتی کا اصل نام کیا تھا؟

۱۰۔ اپنی کس غلطی کی وجہ سے دیہاتی پریشان ہوا؟

۱۱۔ دیہاتی نے پریشان ہو کر اپنا سر کیوں پکڑ لیا؟

۱۲۔ شرفو کا اصل نام کیا تھا؟

مختصر جواب لکھیے۔

۱۔ سیب والے نے دیہاتی کو کیا جواب دیا؟

۲۔ دیہاتی نے کن لوگوں سے پتا پوچھا؟

۳۔ مایوس ہوکر دیہاتی کیا سوچنے لگا؟

۴۔ پان والے نے دیہاتی سے کیا پوچھا؟

۵۔ دیہاتی نے پان والے کو کیا جواب دیا؟

❋ یہ جملے کس نے کہے؟

۱۔ ”نہ جانے کہاں آکر پھنس گیا ہوں۔“

۲۔ ”کیا میں پوسٹ مین ہوں؟“

۳۔ ”کیا اُن کا سر گنجا ہے؟“

۴۔ ”کیا میں تمھیں بھکاری لگتا ہوں؟“

۵۔ ”معاف کرنا، اپنے دھندے کا ٹائم ہے۔“

۶۔ ”کیوں بھائی، کسے ڈھونڈ رہے ہو؟“

❋ غور کرکے بتائیے۔

اس ڈرامے کا عنوان ’تلاش‘ ہے۔ آپ غور کرکے کوئی دوسرا مناسب عنوان بتائیے۔

3VYZHE

❋ صفحہ ۵۶ کی تصویر میں آپ کیا دیکھ رہے ہیں؟ اسے بیان کیجیے۔

سرگرمی:

اگر کوئی اجنبی آپ سے کہیں کا پتا پوچھے تو آپ کیا کریں گے؟ اپنے دوستوں سے بات چیت کیجیے کہ ہم ایسے اور کون سے اچھے کام کرسکتے ہیں۔